اللہ

جھوٹ سے پاک ہے

اعلیحضرت مولانا شاہ محمد احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مولاے صلِّ وسلِّم دائما ابدا

علیٰ حبیبک خیرِ الخلقِ کلّھمِ

محمّد سیّد الکونینِ والثقلینِ

والفریقینِ من عربٍ ومن عجمِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم

اللہ جھوٹ سے پاک ہے

از

امامِ اہلسنت، مجددِ دین وملت

مولانا الشاہ محمد احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہٗ

مقدمہ

شرفِ اہلسنت

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

نوری کتب خانہ ۔ لاہور

اہتمام اشاعت

پیرزادہ سید محمد عثمان نوری
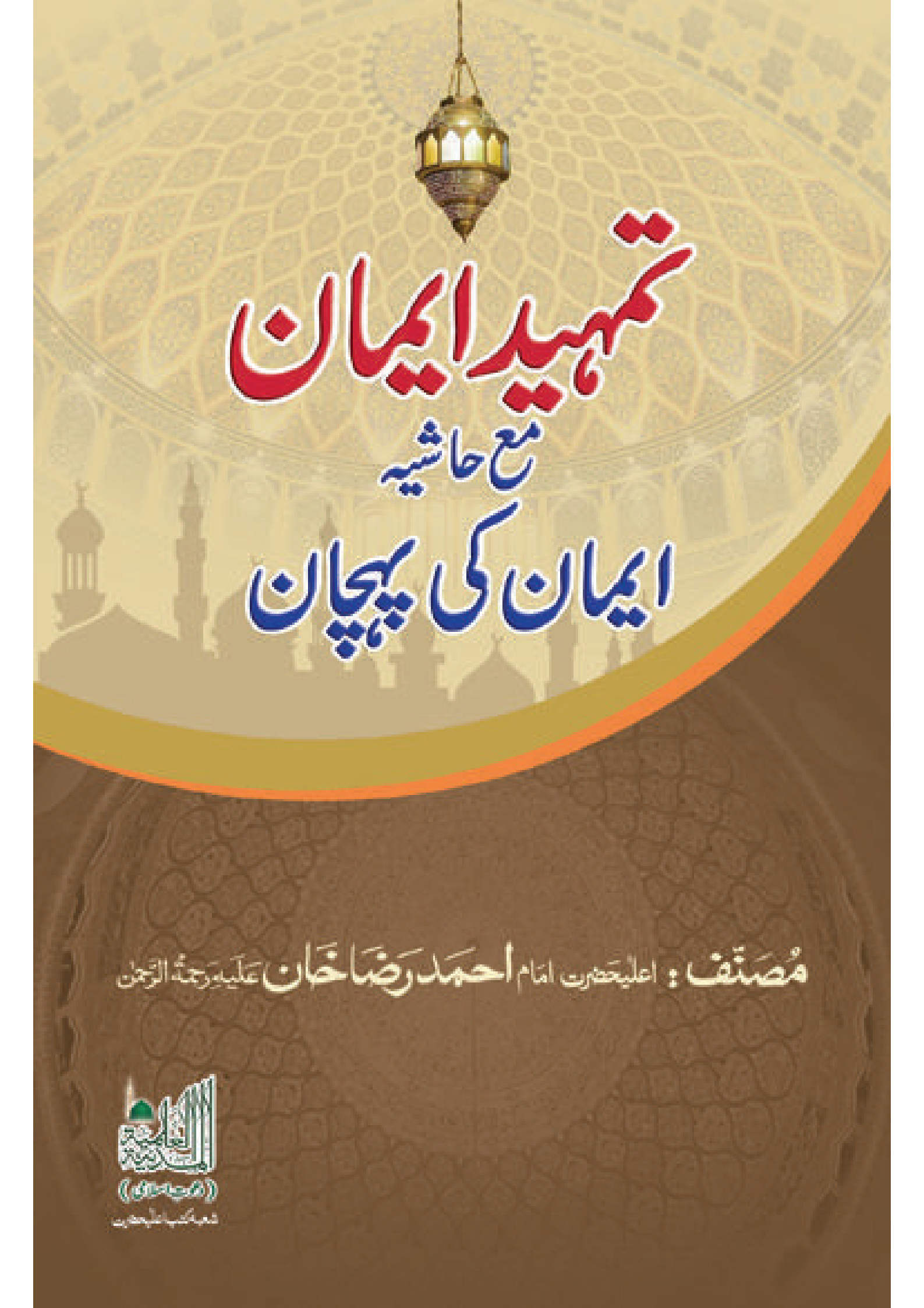
تقسیم کار

نیو نوری کتب خانہ بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور
نوری کتب خانہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور
ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور
مکتبہ رحمانیہ اقرأ سنٹر اردو بازار لاہور
ادارہ تعمیر طب غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا، ان مقتدیوں یعنی مدعیان جدید کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں اگرچہ ان کی بدعت و ضلالت میں شک نہیں اور امام الطائفہ کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا ہیں ہمارے نبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے اہل لا الٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن و جلی نہ ہو جائے، اور حکم اسلام کے لئے اصلا کوئی ضعیف سا ضعیف محل بھی نہ رہے فان الاسلام یعلو ولا یعلٰے مگر یہ کہتا ہوں اور بیشک کہتا ہوں کہ بلاریب ان تابع و متبوع سب پر ایک گروہ علما کے مذہب میں بوجوہ کثیرہ کفر لازم والعیاذ باللہ ذی الفضل الدائم میرا مقصود اس بیان سے یہ ہے کہ ان عزیزوں کو خواب غفلت سے جگاؤں اور اُن کے اقوال باطلہ کی شناعت ہائلہ انہیں جتاؤں کہ او بے پرواہ بکریو کس نیند سو رہی ہو گلا دُور پہنچا، سورج ڈھلنے پر آیا، گرگ خونخوار بنا ہر دوست بن کر تمہارے کان تھپک رہا ہے کہ ذرا جھٹ پٹا ہو اور اپنا کام کرے جو پاؤں میں تمہاری بے جا ہٹ کے باعث اختلاف پڑ چکا ہے بہت حکم لگا چکے، کہ یہ بکریاں ہمارے گلے سے خارج ہیں بھیڑیا کھائے، شیر لے جائے، ہمیں کچھ کام نہیں، اور جنہیں ابھی تک تم پر ترس باقی ہے وہ بھی تمہاری ناشائستہ حرکتوں سے ناراض ہو کر اپنے خاص گلے میں تمہارا آنا نہیں چاہتے، ہیہات ہیہات اس بیہوشی کی نیند اندھیری رات میں جسے تم چوپان سمجھ رہے ہو واللہ وہ چوپان نہیں خود بھیڑیا ہے کہ ذیابٌ فی ثیاب کے کپڑے پہن کر تمہیں دھوکا دے رہا ہے، پہلے وہ بھی تمہاری طرح اس گلے کی بکری تھا، حقیقی بھیڑیئے نے جب سے اُسے شکار کیا اپنے مطلب کا دیکھ کر دھوکے

لے ابھی تک کی قید بحمد اللہ تعالٰے کس قدر مفید و بامعنے واقع ہوئی، ان مدعی جدید یعنی جناب مولوی گنگوہی و مُلّا انبیٹھی صاحبان مع ذریات کے وہ اقوال ظاہر ہوئے کہ جناب اسمٰعیل دہلوی کو بھی ان کے آگے کفریات بکنے کا موقع نہ رہا، اُس پر تو کفر لازم ہی ہوا تھا ان صاحبوں نے دل کھول کر مونھ بھر کر وہ صریح یقینی قطعی کفر بکے جن پر تمام اکابر علمائے حرمین شریفین نے فتوے دیا کہ جو شخص ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے، اس کا بیان کتاب مبارک حسام الحرمین و کتاب مبارک تمہید ایمان بآیات قرآن میں مع مواہیر علمائے حرمین شریفین ملاحظہ ہو، ان دونوں کتابوں کا مجموعہ قدری کتب خانہ لاہور سے طلب فرمایئے ۰ ۱۲ اعجاز ظفر عفتوی مصحح

عہ یعنی امام الوہابیہ ۱۲ عہ یعنی شیطان ۱۲

کی ٹٹی بنا لیا، اب وہ بھی اسکے ڈھنگ کی خیر مناتا اور بھولی بھیڑیوں کو لگا کرے جاتا ہے، للہ اپنی حالت پر رحم کرو، اور جہاں تک دم رکھتے ہو، اس گرگ و نائب گرگ سے بھاگو جیسے بنے اس مبارک گلے میں جس پر خدا کا ہاتھ ہے کہ ید اللہ علی الجماعۃ اور اس کے سچے راعی محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم میں آکر ملو کہ امن چین کا رستہ چلو، اور مرغزار جنت میں بے خوف چرو، اے رب میرے ہدایت فرما آمین **تفصیل** اس اجمال کی یہ ہے کہ سید العٰلمین محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم جو کچھ اپنے رب کے پاس سے لائے، اور ان سب میں اُن کی تصدیق کرنا اور سچے دل سے اُن کی ایک ایک بات پر یقین لانا ایمان ہے ادامہ اللہ لنا حتّٰی نلقاہ بہ یوم القیام وندخل بہ بفضل رحمتہ دار السلام اٰمین اور معاذ اللہ اُن میں کسی بات کا جھٹلانا اور اُس میں ادنٰے شک لانا کفر عاذنا اللہ منہ بحفظہ العظیم و رحم عجزنا و ضعفنا بلطفہ الفخیم انہ ھو الغفور الرحیم اٰمین اٰمین الٰہ الحق اٰمین پھر یہ انکار جس سے خدا مجھے اور سب مسلمانوں کو پناہ دے، دو طرح ہوتا ہے، لزومی و التزامی ! التزامی یہ کہ ضروریات دین سے کسی شے کا تصریحاً خلاف کرے، یہ قطعاً اجماعاً کفر ہے اگرچہ نام کفر سے چڑے اور کمال اسلام کا دعوٰے کرے کفر التزامی کے یہی معنے نہیں کہ صاف صاف اپنے کافر ہونے کا اقرار کرتا ہو، جیسا کہ بعض جہال سمجھتے ہیں، یہ اقرار تو بہت طوائف کفار میں بھی نہ پایا جائے گا ہم نے دیکھا ہے بہتیرے ہندو کافر کہنے سے چڑتے ہیں بلکہ اُس کے یہ معنے کہ جو انکار اس سے صادر ہوا یا جس بات کا اُس نے دعوٰے کیا، وہ بعینہٖ کفر و مخالف ضروریات دین ہو، جیسے طائفہ تالفہ نیاچرہ کا وجود ملک و جن و شیطان و آسمان و نار و جنان و معجزات انبیاء علیہم افضل الصلاۃ والسلام سے اُن معانی پر کہ اہل اسلام کے نزدیک حضور ہادی برحق صلوات اللہ وسلامہ علیہ سے متواتر ہیں انکار کرنا اور اپنی تاویلات باطلہ و توہمات عاطلہ کو لے مرنا نہ ہرگز ہرگز ان تاویلوں کے شوشے انہیں کفر سے بچائیں گے، نہ محبت اسلام و ہمدردی قوم کے جھوٹے دعوے کام آئیں گے قاتلہم اللہ انی یؤفکون ۰ اور لزومی یہ کہ جو بات اُس نے کہی عین کفر نہیں مگر منجر بکفر ہوتی ہے یعنی مآل سخن و لازم حکم کو ترتیب مقدمات و تتمیم تقریبات کرتے لے چلیئے، تو انجام کار اُس سے کسی ضروری دین کا انکار لازم آئے جیسے روافض

تمہید ایمان

مع حاشیہ

ایمان کی پہچان

مُصنّف: اعلیحضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

تمہیدُ الایمان

مع حاشیہ

ایمان کی پہچان

از: امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

حاشیہ وتقدیم: مجلس المدینۃ العلمیہ (شعبہ کتب اعلیٰ حضرت)

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ کتب اعلی حضرت)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

نام کتاب : تمہید ایمان مع حاشیہ ایمان کی پہچان

مصنف : امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

حاشیہ وتقدیم : مجلس المدینۃ العلمیہ (شعبہ کتب اعلیٰ حضرت)

پیش کش : شعبہ کتب اعلیٰ حضرت (مجلس المدینة العلمية)

اشاعت : ۴ رجب المرجب ۱۴۲۹ھ، 8 جولائی 2008ء

اشاعت : ۱۴۳۱ھ، 2010ء تعداد: 9000

اشاعت : ۱۴۳۲ھ، 2011ء تعداد: 12000

اشاعت : ۱۴۳۳ھ، 2012ء تعداد: 5000

اشاعت : ۱۴۳۴ھ، 2013ء تعداد: 6000

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

۞...... **کراچی** : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون: 021-32203311

۞...... **لاہور** : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون: 042-37311679

۞...... **سردار آباد** : (فیصل آباد) امین پور بازار فون: 041-2632625

۞...... **کشمیر** : چوک شہیداں، میرپور فون: 058274-37212

۞...... **حیدر آباد** : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن فون: 022-2620122

۞...... **ملتان** : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ فون: 061-4511192

۞...... **اوکاڑہ** : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767

۞...... **راولپنڈی** : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ فون: 051-5553765

۞...... **خان پور** : دُرانی چوک، نہر کنارہ فون: 068-5571686

E.mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

سرغنہ۲۸۵ فرمایا۔ کیا خدا اور رسول کی شان میں وہ گستاخیاں دین پر طعنہ نہیں، اس کا بیان بھی سنئے:

تمھارا رب عزّوجلّ فرماتا ھے:

مِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَ یَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَ عَصَیْنَا وَ اسْمَعْ غَیْرَ مُسْمَعٍ وَّ رَاعِنَا لَیًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَ طَعْنًا فِی الدِّیْنِؕ وَ لَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا وَ اسْمَعْ وَ انْظُرْنَا لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَ اَقْوَمَۙ وَ لٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۴۶﴾

ترجمہ:۔ کچھ یہودی بات کو اس کی جگہ سے بدلتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا اور سنئے آپ سنائے نہ جائیں اور رَاعِنَا کہتے ہیں زبان پھیر کر اور دین میں طعنہ کرنے کو اور اگر وہ کہتے ہم نے سُنا اور مانا اور سنئے اور مہلت دیجئے تو انکے لئے بہتر اور بہت ٹھیک ہوتا لیکن ان کے کفر کے سبب اللہ نے ان پر لعنت کی ہے تو ایمان نہیں لاتے مگر کم۔ (پارہ ۵، النسآء ۴۶)

کچھ یہودی جب دربارِ نبوت (ﷺ) میں حاضر ہوتے اور حُضُورِ اقدس (ﷺ) سے کچھ عرض کرنا چاہتے تو یوں کہتے، آپ سنائے نہ جائیں، جس سے ظاہر تو دعا ہوتی یعنی حُضُور کو کوئی، ناگوار بات نہ سنائے اور دل میں بددُعا کا ارادہ کرتے کہ سنائی نہ دے اور جب حُضُور اقدس (ﷺ) کچھ ارشاد فرماتے اور یہ بات سمجھ لینے کے لئے مہلت چاہتے تو رَاعِنا کہتے جس کا ایک پہلوئے ظاہر۲۸۶ یہ کہ ہماری رعایت

---

۲۸۵ کافروں کے سردار۔ ۲۸۶ ظاھری معنیٰ

فرمائیں ۲۸۷ اور مُرادخفی ۲۸۸ رکھتے ،یعنی رعونت والا ۲۸۹،اور بعض زبان دبا کر رَاعِیْنَا کہتے یعنی ہمارا چرواہا۔

جب پہلودار بات ۲۹۰ دین میں طعنہ ہوئی،توصَرِیح وصاف کتنا سخت طعنہ ہوگی بلکہ انصاف کیجئے توان باتوں کاصَرِیح بھی ان کلمات کی شناعت ۲۹۱ کونہیں پہنچتا ۔بہرا ہونے کی دعایا رعونت یا بکریاں چرانے کی نسبت کوان الفاظ سے کیا نسبت کہ شیطان سے علم میں کمتر یاپاگلوں چوپایوں سے علم میں ہمسر ۲۹۲؟اورخدا کی نسبت وہ کہ جھوٹا ہے،جھوٹ بولتا ہے جواسے جھوٹا بتائے مسلمان سُنّی صالح ہے،والعیاذ باللہ رب العالمین۔

ثانیاًاس وہمِ شَنِیع ۲۹۳ کومذہب ِسیدنا امام (رضی اللہ عنہ) بتانا حضرت امام پرسخت اِفْتِراء ۲۹۴ واتہام ۲۹۵ جبکہ امام (رضی اللہ عنہ) اپنے عقائد کریمہ کی کتاب مطہر ۲۹۶ فقہ اکبرمیں فرماتے ہیں:۔ صِفَاتُہٗ تَعَالٰی فِی الْاَزَلِ غَیْرُ مُحْدَثَۃٍ وَلَامَخْلُوْقَۃٍ فَمَنْ قَالَ اِنَّھَامَخْلُوْقَۃ اَوْمُحْدَثَۃ اَوْوَقَفَ فِیْھَا اَوْشَکَّ فِیْھَا فَھُوَکَافِر بِاللّٰہِ تَعَالٰی۔

---

۲۸۷ یہ بات دوبارہ ارشادفرمادیں تاکہ ہم بات کو پوری طرح سمجھ لیں۔ ۲۸۸ خفیہ ارادہ ۲۸۹ تکبر کرنے والا۔ ۲۹۰ وہ بات جس کے کئی معنیٰ بنتے ہوں کچھ واضح ہوں کچھ مخفی ۲۹۱ بُرائی۔ ۲۹۲ یعنی اُن منافقوں کی گستاخیاں (حضورصلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بہرا ہونے کی دعا کرنا یاتکبر والا کہنا یا بکریاں چرانے والا کہنا) اگرچہ کفر ہے لیکن یہ الفاظ ان گستاخوں کے گستاخانہ کلمات سے بہت ہلکے ہیں جنھوں نے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کوعلم میں شیطان سے بھی کم بتایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوعلم میں معاذ اللہ جانوروں کے برابر ٹھہرادیا۔ ۲۹۳ انتہائی بُرے خیال۔ ۲۹۴ جھوٹ۔ ۲۹۵ تہمت۔جھوٹا الزام۔ ۲۹۶ پاک کتاب۔

فیروز اللغات
اردو جدید

نیا اڈیشن

جدید ترتیب اور اضافوں کے ساتھ

ستّر ہزار کے لگ بھگ الفاظ، مرکّبات، محاورات، ضرب الامثال
سائنسی اور فنّی اصطلاحات

فیروز اللغات اردو جدید

نیا ایڈیشن

جدید ترتیب اور اضافوں کے ساتھ

ستّر ہزار کے لگ بھگ مُتداوَل الفاظ، مرکّبات، محاورات
ضربُ الامثال اور سائنسی اور فنّی اِصطلاحات

لاہور۔ راولپنڈی۔ کراچی

راضی نامہ - (مذکر) باہمی فیصلے کی وہ تحریر جو سرکار میں فریقین کی رضامندی سے داخل کی جاتی ہے۔ صلح نامہ۔

راعی - (ع - ا - مذکر) چرواہا - رکھوالا ، بادشاہ۔

راغ - (ف - ا - مذکر) (۱) پہاڑ کے پیچھے کا میدان (۲) جنگل۔

راغب - (ع - صفت) مائل - خواہش مند۔

رافت - (را - فت) (ع - ا - مونث) مہربانی۔

رافضی - (را - فِ - ضی) (ع - ا - مذکر) (۱) وہ گروہ جو اپنے سردار کو چھوڑ دے۔ (۲) (مراداً) وہ پیروانِ حضرت علیؓ جنہوں نے جنگِ جمل میں آپ کا ساتھ چھوڑ دیا تھا۔

راقم - (ع - ا - مذکر) کاتب - لکھنے والا - نویسندہ۔

راقم الحروف - لکھنے والا - نویسندہ۔

راکب - (ع - ا - مذکر) جانور یا جہاز پر سوار ہونے والا۔

راکٹ - ( ) (انگ - ا - مذکر) بان - گول اور مخروطی شکل کا خود کار بم۔

راکڑ - (را - کڑ) (ہ - ا - مونث) کم درجے کی زمین جس میں صرف خریف کی فصل بوئی جاتی ہے۔

راکشس - (را - ک - شس) (س - ا - مذکر) جنگلوں میں رہنے والا وحشی آدمی - شیطان - بدروح۔

راکع - (ع - صفت) رکوع کرنے والا - عبادت کرنے والا۔

راکھ - (ہ - ا - مونث) خاکستر - بھوبل - کسی جلی ہوئی چیز کی خاک۔

راکھ جھاڑنا - کوئلوں یا اُپلوں سے راکھ علیحدہ کرنا۔

راکھ سر پر ڈالنا - سخت غم کا اظہار۔

راکھی - (ہ - ا - مونث) ڈورا جو ہندو سلونو کے تہوار میں اچھے شگون کے لیے کلائی پر باندھتے ہیں۔ رکھڑی۔

راگ - (س - ا - مذکر) (۱) نغمہ - ترانہ - لَے - سُر - (۲) جھگڑا (۳) جوش - (۴) محبت۔

راگ الاپنا - (۱) راگ گانا (۲) اپنی ہی کہے جانا۔

راگ رنگ - (مذکر) رنگ رلیاں - عیش و عشرت - کھیل - تماشا۔

راگ مالا - وہ کتاب جس میں راگ کے اصول اور مختلف راگنیوں کا بیان درج ہو۔ (۲) لمبا جھگڑا۔

راگنی - (را - گ - نی) (ہ - ا - مونث) (۱) راگ کی بیوی - راگ کا ہر شعبہ - (کل راگوں کی چھتیس راگنیاں ہیں)۔ (۲) بدکار عورت۔

راگی - (را - گی) (ہ - ا - مذکر) (۱) کلاسیکی موسیقی کا ماہر - راگ راگنیوں کا استاد - (۲) عاشق (۳) (صفت) بدکار - آوارہ۔

رال - (ہ - ا - مونث) (۱) لعاب دہن (۲) چیڑ کا گوند۔

رال بہنا - منہ سے لعاب نکلنا۔

رال ٹپکنا - (۱) منہ سے رطوبت کا نکلنا - (۲) منہ میں پانی بھر آنا - (۳) عاشق ہونا۔

رام - (ف - صفت) تابع - مطیع - فرماں بردار۔

رام کرنا - تابع کرنا - قابو میں لانا - راضی کرنا۔

رام - (س - ا - مذکر) (۱) پرمیشور - پروردگار (۲) پرسرام - وشنو اور رام چندر جی کا خطاب (۳) (صفت) خوبصورت

رام پھل - (مذکر) ایک قسم کا سُرخ رنگ کا ترشی مائل شریفہ۔

رام تروئی - (مونث) ایک قسم کا کدو - گھیا۔

رام رام - (۱) ہندوؤں کا باہمی سلام (۲) توبہ توبہ۔

رام رام جپنا پرایا مال اپنا - (مثل) بظاہر پرہیزگاری اور باطن میں بے ایمانی۔

رام رس - (۱) ذوقِ الٰہی (۲) نمک

رام کہانی - (مونث) رامائن - رام چندر کی داستان لمبی سرگذشت

رام کی مایا - خدا کے کھیل - فطرت - نیچر۔

رام کی مایا کہیں دھوپ کہیں چھایا - (مثل) خدا کی قدرت ہے - کہیں دھوپ ہے کہیں چھاؤں - کہیں دکھ ہے کہیں سکھ۔

رام کلی - ایک راگنی۔

رام لیلا - (مونث) دسہرے کا میلا - رام چندر جی کی فتوحات کی نقل جو ہندو دسہرے کے موقع پر کرتے ہیں۔

رام ملائی جوڑی ایک اندھا ایک کوڑھی - (مثل) دونوں ایک جیسے بدمعاش۔

رام نومی - (مونث) رام چندر جی کا جنم دن - ہندوؤں کا وہ تہوار جو چیت کے پچھلے پاکھ کی نویں تاریخ کو منایا جاتا ہے۔

رامانندی - (را - ما - نن - دی) (ہ - ا - مذکر) ہندو فقیروں کا وہ گروہ جو رام کے سوا دوسرے کو نہیں مانتا۔

رامائن - (را - ما - ین) (ہ - ا - مونث) وہ رزمیہ نظم جو پہلے بالمیک جی نے سنسکرت میں اور پھر تلسی داس نے ہندی میں رامچندر جی کے حالات میں لکھی۔

رامش - (را - مش) (ف - ا - مونث) (۱) آرام - آسائش - (۲) خوشی - (۳) خوشی میں گانا (۴) نصیحت - صلاح - (۵) نمرود کا بیل۔

رامش جان - ایک سُر کا نام۔

ران - (ف - ا - مونث) ٹانگ کا گھٹنے سے اوپر کا حصہ۔

ران تلے آنا - (۱) زانو کے نیچے آنا - (۲) قابو میں آنا۔

ران - (ف) مصدر راندن کا اسم فاعل یعنی چلانے والا - انتظام کرنے والا (مرکبات میں جیسے حکمران)

رانا - (ہ - ا - مذکر) (۱) چھوٹا راجا - ٹھاکر (۲) راجپوتوں کا ایک خطاب جو راجا کے بیٹے کو ملتا ہے۔

رانجھا - (را - نجھا) (ہ - مص) گائے کا چلانا۔

رانپی - (راں - پی) (ہ - ا - مونث) راپی - موچیوں کا ایک اوزار جس سے وہ چمڑا چھیلتے ہیں۔

رانده - (راں - دہ) (ف - صفت) نکالا ہوا - دھتکارا ہوا

راندۂ درگاہ - وہ شخص جو درگاہِ الٰہی یا دربارِ شاہی سے نکالا گیا ہو۔

رانڈ - (ہ - ا - مونث) (۱) بیوہ عورت (۲) رنڈی - بیسوا - (۳) لونڈی

رانڈ کا سانڈ - وہ شخص جو بیوہ ماں کی کمائی کھا کر پلا ہو۔

تمہید ایمان

مع حاشیہ

ایمان کی پہچان

مُصنّف : اعلیحضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

دینے والا اور توہین کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الٰہی عزوجل کی وعید آئی ہے اور اس مسئلہ میں تحقیق یہ ہے کہ اگر گالی دینے والا مسلمان ہے تو بالاتفاق اسے کافر قرار دیا جائے گا اور قتل کیا جائے گا اور یہی چاروں آئمہ وغیرہ رحمۃ اللہ علیھم کا مذہب ہے۔
(ص۴۔الصارم المسلول مطبوعہ نشر السنۃ ملتان)

توہین کے الفاظ میں نیت کا اعتبار

پیارے بھائیو! بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو ٹھیک ہے کہ توہینِ خدا اور توہین رسول ﷻ و ﷺ کرنا کفر ہی ہے لیکن ان علمائے دیوبند کی نیت توہین کرنا نہیں تھی بلکہ ان کی نیت امت کی اصلاح کرنا تھی وغیرہ وغیرہ۔

پیارے بھائیو! اگر کوئی شخص توہین خدا ﷻ اور توہینِ رسول ﷺ کرے یعنی ایسی بات کہے جس سے توہین ہوتی ہو تو ظاہری معنی کا اعتبار کیا جاتا ہے اسکی نیت کو نہیں دیکھا جاتا۔ کیونکہ ادب و توہین کا اعتبار عرف عام پر ہوتا ہے۔ بتائیے کیا آپ اپنے والد صاحب یا استاد صاحب کو تعریف کی نیت سے گدھا کہہ سکتے ہیں، ہرگز نہیں کیونکہ گدھا، کہنا ہماری بول چال میں توہین کا لفظ ہے۔ ہاں لفظِ شیر کہنے سے توہین نہیں ہوتی کیونکہ ''شیر''، عرفِ عام میں تعریف کیلئے بولا جاتا ہے۔ بہر حال اگر آپ کہیں کہ گدھے سے میری مراد تو والد صاحب یا استاد صاحب کو شریف آدمی کہنا تھا۔ کیونکہ گدھا ایک شریف جانور ہے یعنی میری نیت توہین کرنا نہیں بلکہ تعریف کرنا تھی تو آپ کا قول نہیں مانا جائے گا۔

پتہ چلا کہ اچھی نیّت سے بھی توہین کا کلمہ کہنا توہین ہی ہے چنانچہ اچھی نیت سے بھی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو شیطان کے علم سے کم بتانا، یا اچھی نیت سے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کو جانوروں، پاگلوں اور بچوں کے برابر بتانا، یا اچھی نیت سے اللہ عزوجل کو جھوٹا کہنا یقیناً اللہ عزوجل اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے۔ ہم اس پر علمائے اسلام رحمتہ اللہ علیہم کے فتاویٰ نقل کیئے دیتے ہیں۔

علامہ شامی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اِنْ مَا كَانَ دَلِيْلَ الْاِسْتِخْفَافِ يُكَفَّرُ بِهٖ وَاِنْ لَمْ يَقْصُدِ الْاِسْتِخْفَافَ ـ

(علامہ ابن عابدین شامی ردالمختار جلد۳، ص۲۹۲، مطبع، عثمانیہ استنبول)

ترجمہ:۔ ''اگر کسی لفظ میں توہین کی دلیل ہو تو اسے کافر کہا جائے گا اگرچہ کہنے والا توہین کا ارادہ نہ کرے۔''

قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اَنْ يَّكُوْنَ الْقَائِلُ لِمَا قَالَ فِي جِهَتِهٖ ا غَيْرَ قَاصِدٍ لِلسَّبِّ وَ الْاِزْدِرَاءِ وَ لَا مُعْتَقِدَ لَهٗ وَلٰكِنَّهٗ كَلَّمَ فِي جِهَتِهٖ بِكَلِمَةِ الْكُفْرِ مِنْ لَعْنِهٖ اَوْ سَبِّهٖ اَوْ تَكْذِيْبِهٖ اَوْ اِضَافَةِ مَا لَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ اَوْ نَفْيِ مَا يَجِبُ لَهٗ مِمَّا هُوَ فِي حَقِّهٖ نَقِيْصَةٌ مِثْلُ نَسَبِ اِلَيْهِ اِتْيَانَ كَبِيْرَةٍ اَوْ مُدَاهَنَةً فِي تَبْلِيْغِ الرِّسَالَةِ اَوْ فِي حُكْمٍ بَيْنَ النَّاسِ اَوْ يَغُضُّ مِنْ مَّرْتَبَتِهٖ اَوْ شَرَفِ نَسَبِهٖ اَوْ وُفُوْرِ عِلْمِهٖ اَوْ زُهْدِهٖ اَوْ يُكَذِّبُ بِمَا اشْتَهَرَ مِنْ اُمُوْرٍ اَخْبَرَ بِهَا تَوَاتَرَ الْخَبَرُ بِهَا عَنْ قَصْدِ رَدِّ خَبَرِهٖ اَوْ يَاْتِيْ بِسَفْهٍ مِنَ الْقَوْلِ اَوْ قَبِيْحٍ مِنَ الْكَلَامِ وَ نَوْعٍ مِنَ السَّبِّ فِي جِهَتِهٖ وَ اِنْ ظَهَرَ بِدَلِيْلِ حَالِهٖ اَنَّهٗ لَمْ

يَتَعَمَّدُ ذَمَّهٗ وَ لَمْ يَقْصُد سَبَّهٗ اَمَّا لِجِهَالَةٍ حَمَلَتْهُ عَلٰى مَا قَالَهٗ اَوْ لِفَجْرٍ اَوْ سُكْرٍ اَضْطَرَّهٗ اِلَيْهِ اَوْ قِلَّةِ مُرَاقَبَةٍ اَوْ ضَبْطِ لِسَانِهٖ وَ عَجْرَفَةٍ وَ تَهَوُّرٍ فِيْ كَلاَمِهٖ فَحُكْمُ هٰذَا الْوَجْهِ حُكْمُ الْاَوَّلِ لُقَتْلُ دُوْنَ تَلَعْثُمٍ اِذْ لَا يُعْذَرُ اَحَدٌ فِي الْكُفْرِ بِالْجِهَالَةِ وَ لَابِدَعْوٰى زَلَلِ اللِّسَانِ وَ لَا بِشَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْنَاهُ اِذَا كَانَ عَقْلُهٗ سَلِيْمًا اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ۔

(الشفاء جلد۲، ص۲۰۴،۲۰۳ مطبوعہ، عبدالتواب اکیڈمی ملتان)

ترجمہ:- جو شخص نبی اکرم صلّی اللہ عَلَیہِ وَسَلَّم کی شان میں کوئی بات کرے اور اسکا ارادہ نہ گالی دینے کا ہو نہ آپکی توہین کا، اور نہ وہ اسکا یقین کرتا ہو لیکن وہ نبی ﷺ کی شان میں ایسا کفریہ کلمہ کہے جس میں لعنت یا گالی ہو، یا آپکی تکذیب ہو، یا آپکی طرف کسی ایسی چیز کی نسبت کرے جو ناجائز ہو، یا اس چیز کی نفی کرے جو آپ کیلئے واجب (ضروری) ہو، یا وہ بات کہے جو آپ کے لئے نقص (عیب) ہو یا آپکی طرف گناہ کبیرہ کی نسبت کرے، یا تبلیغ رسالت میں کچھ چھپانے کی نسبت کرے یا آپکا مرتبہ وشرف نسب یا آپکے علم کی عظمت یا آپکے زھد میں کمی بتائے یا آپکے جو اوصاف مشہورہ اور متواترہ ہیں انہیں جھٹلائے، یا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان میں کوئی نازیبا بات کہے جو گالی کی قسم سے ہو، اگرچہ اسکے حال سے یہ ظاہر ہو کہ وہ آپکی توہین نہیں کرتا نہ اس پر اعتماد کرتا ہے، یا اس نے جہالت کی وجہ سے کہا ہو، یا رنج وغم کی بناء پر یا نشے کی وجہ سے کہا ہو، یا زبان کی تیزی کی وجہ سے منہ سے نکل گیا ہو، یا غصے میں ایسا کہا، تو ایسے شخص کا بے شک یہ حکم ہے کہ اسے قتل کردیا جائے کیونکہ جہالت کا بہانہ کفر بکنے میں نہیں

مانا جائے گا، نہ زبان کی تیزی کی وجہ سے کفر نکلنے کا دعویٰ نہ کوئی اور سبب جو بیان ہوئے (مثلاً۔غصہ، رنج وغم، وغیرہ) جبکہ اسکی عقل درست ہو سوائے اس شخص کے جس کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا گیا ہو (جان سے مار دینے کی دھمکی وغیرہ ہو) البتہ اسکا دل ایمان پر مطمئن ہو۔

علامہ خفاجی حنفی اور ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہما

نے اس عبارت کو درست قرار دیا اور یہی فتویٰ دیا۔

دیکھئے (نسیم الریاض جلد۴،ص ۳۸۷، ۳۸۸، دار الفکر بیروت نیز ملا علی قاری ہروَی شرح شفاء علی ہامش نسیم الریاض جلد۴، ص ۳۸۷، ۳۸۸، دار الفکر)

اب ذرا انور کشمیری کی سنیے:۔موصوف دار العلوم دیوبند کے اکابر علماء میں سے ہیں۔

۱۔ اَلْمَدَارُ فِي الْحُكْمِ بِالْكُفرِ عَلَى الظَّوَاهِرِ وَ لَا نَظَرَ لِلْمَقْصُوْدِ وَ النِّيَّاتِ وَ لَا نَظَرَ لِقَرَائِنِ حَالِهِ (اکفار الملحدین ص ۷۳)

ترجمہ:۔کفر کا حکم لگانے کا دارومدار ظاہری (لفظ وغیرہ) پر ہے کہنے والے کے مقصد و نیت اور اسکے حال و قرائن کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

۲۔اسی میں ہے وَ قَدْ ذَكَرَ الْعُلَمَاءُ اَنَّ التَّهَوُّرَفِي عَرَضِ الْاَنْبِيَاءِ وَ اِنْ لَّمْ يَقْصُدْ كُفْرٌ (ص۸٦)

ترجمہ:۔''علماء بیان فرماتے ہیں کہ انبیاء (علیھم السلام) کی شان میں گستاخی کفر ہے خواہ کہنے والا گستاخی کا ارادہ نہ کرے۔''

فتویٰ گنگوہی

کچھ اسی طرح کا فتویٰ گنگوہی صاحب نے بھی صادر فرمایا ہے موصوف ، اپنی کتاب فتاویٰ رشیدیہ کامل مبوب (ص ۷۱-۷۲ مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز کراچی) پر رقمطراز ہیں۔

کسی نے سوال کیا:......سوال :-'' جو شاعر اپنے اشعار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صنم یا بت یا آشوبِ تُرک (بمعنی ترک محبوب)فتنۂ عرب (بمعنی عربی محبوب) باندھتے ہیں (کہتے ہیں) اسکا کیا حکم ہے۔ (بینوا وتوجروا)

جواب :- '' یہ الفاظِ قبیح بولنے والا اگر چہ معنیٰ حقیقیہ بمعانی ظاہرہ، خود مراد نہیں رکھتا بلکہ معنیٰ مجازی مراد لیتا ہے تعریف کررہا ہے مگر تاہم ایہام اہانت (گستاخی کے وہم) و اذیتِ ذاتِ پاکِ حق تعالیٰ اور جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی نہیں ۔ یہی سبب ہے کہ رب حق تعالی نے لفظ ''راعنا'' بولنے سے صحابہ کو منع فرمایا ''انظرنا'' کا لفظ عرض کرنا ارشاد فرمایا۔ حالانکہ مقصودِ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین ہرگز وہ معنیٰ کہ جو یہود مراد لیتے تھے نہ تھا، مگر ذریعہ شوخی یہود کا اور موہم اذیت و گستاخی جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا لہذا حکم ہوا ''لَاتَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوْا انْظُرْنَا....''

اور علی ہذا حضرات صحابہ کا پکار کر بولنا مجلس شریف آنحضرت میں بوجہ اذیت و گستاخی (معاذ اللہ) نہ تھا بلکہ حسب عادت وطبع تھا مگر چونکہ اذیت و بے اعتنائی شان والا کا اس میں ایہام تھا، یہ حکم ہوا۔

یَاۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ